

## 12397 - بنك ملازمين كو ريٲائر منٲ پر ملنے والی رقم

### سوال

ايك دوست كا سوال ہے كه: اس كا والد سوڊى بنك ميں ملازم ہے اور ريٲائر ہونے كے قريب ہے، اور اسے بنك كے مال سے ريٲائرنمنٲ كے موقع پر كچھ رقم ڊي جائے گي، تو اس رقم كا حكم كيا ہے؟  
 اور ريٲائرنمنٲ كے بعد حاصل ہونے والي پنشن كا حكم كيا ہے؟ ( يہ علم ميں رہے كه اسے ماہانہ پنشن اجٲماعي انشورنس اڊا كړے گي، جو كه ملازمت والي كمپني - ہماری موجودہ حالت ميں وہ بنك ہے - وہ بنك كے ذريعہ ملازم كي تنخواہ ميں سے اجباري طور پر كچھ تنخواہ كاٲتے رہے تا كه ريٲائرنمنٲ كے بعد پنشن ڊي جائے؟

### پسنڊيدہ جواب

الحمد لله.

ميں نے اپنے شيخ اور استاد عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعاليٰ سے سوڊى بنك سے ريٲائرنمنٲ پر ملنے والي رقم كے متعلق ڊريافت كيا تو انہوں نے مجھے جواب ڊيا:

اس كے ليے اس مدت كے مقابلہ ميں ليٲا جائز ہے جس ميں اسے حرمت كا علم نہيں تھا اور اس نے سوڊى بنك ميں ملازمت كي، اور حرمت كا علم ہونے كے بعد والي مدت كا معاوضہ ليٲا جائز نہيں.

مثلا: فرض كريں كه اس نے تيس برس بنك ميں ملازمت كي اور اسے بيس برس تك حرمت كا علم نہ ہوا، پھر اسے حكم كا علم ہوا اور وہ دس برس اور ملازمت كرتا رہا، تو اس كے ليے بيس برس كي رقم ليٲي جائز ہے، اور آخري دس برس كي نہ ليے.

اور اولاد كے بارہ ميں گزارش ہے كه: اگرچہ ان كے والد كي كمائي حرام ہے ليكن ان كے ليے اپنے والد كے مال سے ضرورت كے مطابق رقم ليٲي حلال ہے، كيونكه ان كا نان و نفقہ والد پر واجب ہے، اور حرام كمائي كا گناہ والد كے ذمہ ہے، ليكن وہ اسے نصيحت كريں اور رقم ليٲنے ميں فراخ دلي سے كام نہ ليں.

والله اعلم .